Q#1

انسانی حقوق: حجۃ الوداع

تعارف

محسن کائنات ﷺ نے جو خطبہ ۹ ہجری
کو حج کے موقع پر ارشاد فرمایا، وہ خطبہ حجۃ الوداع
کہلایا جسے اسلامی دنیا میں پہلا انسانی حقوق کا
معاہدہ کہا جاتا ہے۔ جس میں نبی ﷺ نے عرب کی
قبائلی عصبیتوں کو ختم کرنے کی خاطر اور اسلام کے نظام
کو بامعنی اطلاق کرنے کی خاطر، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم
لوگوں پر ایک دوسرے کی جان، مال، کی حرمت
ہے جیسے کہ آج کے دن کی۔ اسی طرح آپ ﷺ نے
غلاموں، عورتوں اور دیگر کے حقوق بیان فرما
کر انسانیت کو خدا کی راہ میں گامزن کر دیا۔

حرمت جان:

نبی کریم ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں لوگوں کو ارشاد
فرمایا کہ آپ کی جان کی حرمت ایک دوسرے پر
ایسی ہی ہے، جیسا کہ آج کے دن کی اور اس جگہ
کی حرمت تم لوگوں میں ہے۔ عرب قبائل مختلف قبا-
جنگوں کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ جنگ و جدل
میں مصروف رہتے تھے۔ جس کی وجہ سے قتل و غارت

نمبر ۳۲ میں ہوا ہے۔ تھے قرآنی احکامات کی روشنی میں بھی حرمت جان کو کچھ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا۔ (القرآن)

مال کا تحفظ:-

حضور اکرم ﷺ نے اپنے آخری حج کے خطبہ میں لوگوں کے مال کی تحفظ کی طرف بھی روشنی ڈالی اور ارشاد فرمایا کہ تم پر اپنے بھائی کے مال میں سے کچھ حصہ نہیں اور نہ اس کا اختیار ہے مال میں، سوائے اس کے جو تم آپس میں ایک دوسرے کو دو۔ قانون وراثت کے اجرا سے پہلے بہت سے لوگ جائیدادوں کی وجہ سے ایک دوسرے کو قتل کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے جس کی وجہ کئی دفعہ عہد جاہلیت کے قبائلی مسائل کی شکل اختیار کر لیتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس جاہلیت کے بت کو آخری خطبہ میں مکمل طور پر پاش پاش کر کے رکھ دیا۔

انسانیت کی برابری:-

حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں اس بات کی وضاحت کر کے جاہلیت کے زمانے کے تمام تر

بت توڑ کر رکھ دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کے۔ اس کے ضمن میں قرآن میں مختلف جگہ پر ارشاد خداوندی ہیں

یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی۔ (القرآن)

یا ایھا الناس اتقو ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ۔ (القرآن)

غلاموں کے حقوق:

زمانہ جاہلیت اور اس سے کافی عرصہ پہلے چلی ہوئی غلاموں کی رسم کو ایک دم سے ختم کرنے سے کافی طرح کی معاشی اور سماجی پیچیدگیاں آ سکتی تھی۔ جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے نہ صرف اس کام کو ختم کرنے کے لیے لوگوں کو ابھارا گیا، بلکہ اس کام کے لیے گناہ کی معافی کا وعدہ بھی کیا گیا۔ آپ ﷺ کے زمانہ میں چونکہ غلام بہت برے حالات۔ حالاتوں کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ جس کی وجہ سے اُن کی زبوحالی پر کوئی بولنے والا نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں اس بات کی طرف لوگوں کی توجہ دلائی اور لوگوں کو غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا کہا گیا۔

انصاف کی فراہمی:

چونکہ کسی بھی معاشرے کی صحیح انداز میں فلاح و بہبود کے لیے انصاف کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے اسلام کے مزاج کے مطابق اپنی نبوت کی زندگی میں فیصلے صادر فرمائے اور لوگوں کو اس بات کی طرف راغب کیا۔ اس بات کو آپ ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں بھی دہرایا اور لوگوں کو انصاف کے ساتھ چلنے اور فیصلے کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ قرآن میں بھی باری تعالیٰ کی ذات کا ارشاد ہے۔

یامر بالعدل والاحسان

(القرآن)

عورتوں کے حقوق:

خطبہ حجۃ الوداع اسلامی تاریخ میں ایک اہم دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے جس میں تمام طرح کے انسانوں کے حقوق کا احاطہ کیا گیا ہے۔ عورتیں جو اس زمانہ میں زندہ درگور کر دی جاتی تھیں، اسلام کے آنے سے انہیں تقویت ملی۔ اس بات کا آپ ﷺ نے بھی لوگوں کے ساتھ سختی سے ذکر خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر کیا اور لوگوں کو نرمی برتنے کا کہا گیا۔

Date:

حاصل کلام:-

حضور اکرم ﷺ کی ذات، جو کہ اللہ کا پیغام لوگوں
تک پہنچانے کا ایک ذریعہ تھے، انہوں نے بخوبی
اپنا کام سر انجام دیا۔ آپ ﷺ نے نہ صرف لوگوں کو آپس
میں پیار محبت، سلوک، اتفاق سے رہنے کی تلقین
کی، بلکہ آپ ﷺ نے ایک ایسا معاشرہ مدینہ کی ریاست
کی صورت میں قائم کر کے دیا، جس میں تمام لوگوں
کے یکساں حقوق تھے۔ لوگ چاہے مسلمان
ہوں یا غیر مسلم، سب آپ ﷺ کو حاکم تسلیم کرتے تھے
اور آپ ﷺ نے سب لوگوں کو برابر کی حیثیت دے
رکھی تھی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات نے
انسانوں کے حقوق نہ صرف بنائے بلکہ پورے
عمل کر کے دکھائے۔

Scanned with CamScanner

Q #1 (b)

Date:

(حقوقِ نسواں)

تعارف:-

اسلام جو کہ ایک مکمل ضابطہِ حیات ہے۔ جس میں تمام لوگ باری تعالیٰ کی ذات کے سامنے برابر ہیں۔ نہ صرف جانوروں کے حقوق کی بات کرتا بلکہ انسانوں میں پسے ہوئے طبقے کی بات بھی کرتا۔ ان میں خصوصاً عورت کو قابلِ ذکر حقوق فراہم کرتا اور اسلام میں اس کی قدر و قیمت کو مزید بڑھاتا ہے۔ موجودہ تحریکیں جس میں کے عورتوں کے حقوق کی بات کی جاتی ہے اور اسلام عورت کو آج سے چودہ سو سال پہلے ہی فراہم کر چکا تھا۔

موجودہ تحریکوں کے تقاضے

موجودہ تحریکوں میں عورت کو مرد کے مساوی حقوق دلوانے کے لیے مختلف قسم کی جدوجہد وقتاً فوقتاً جاری میں آتی ہیں۔ ان تحریکوں کے بنیادی تقاضے درج ذیل ہیں۔

سیاسی حق، معاشی کا حق، معاشرتی طور پر تعاصب کا خاتمہ اور تعلیم کا حق۔

اسلام جو کہ نمایاں اور مکمل دین ہے عورت
کو ان تمام حقوق میں حصہ دیتا ہے جو مرد کو۔

حقِ تعلیم:

اسلام جو کہ مرد اور
عورت کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ لوگوں کی
توجہ اس بات کی طرف مبذول کروانا چاہے کہ تعلیم
دونوں کا بنیادی حق ہے۔ لہٰذا دونوں کو
مساوی موقع دینے چاہییں۔ اسلام میں
تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا
سکتا ہے کہ غزوہ بدر کے قیدیوں کو جو پڑھ سکتے تھے، 12، 12 مسلمان بچوں کو پڑھا کر آزاد ہونے
کا کہا گیا۔ اسی طرح حدیث رسول ﷺ میں ہے

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے (مسلم)

وراثت کا حق:

اسلام عورت کو برابر کا شہری
سمجھتے ہوئے وراثت میں بھی حق ادا کرتی ہے۔ وراثت
اصل میں وہ حصہ ہوتا جو عورت کو اس کے باپ،
خاوند یا بھائی کی وفات کے بعد جائیداد میں سے
مل سکتا۔ جس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ جس
کے بارے میں قرآن کی سورۃ النساء میں واضح احکامات
جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے برعکس ہندو تہذیب

اور قدیم مذہبوں میں عورت کو صرف عیش و
عشرت کا سامان سمجھا جاتا تھا۔ جبکہ اسلام
نے آکر اس طرح کے سارے اندھیروں کو دور کیا
اور عورت کو اس کا حق دلوانے میں اپنا کردار
ادا کیا۔

سیاست کا حق

اماں عائشہ رض کا کردار بطور لیڈر ہمارے سامنے
موجود ہے۔ جو اس بات کی طرف دلالت کرتا ہے
کہ عورت کے لیے سیاست کے دروازے بھی اسلام
میں کھلے ہیں۔ جبکہ اگر ہم مغربی تہذیب کا ذکر کریں
تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ 1920ء میں جا کر عورتوں
اور وہ بھی مخصوص رنگ کی عورتوں کو صرف اور
صرف ووٹ کے حقوق ملے تھے۔ اس سے پہلے
وہ ہر قسم کے استعمال کا حصہ بن جاتی تھی۔

کاروبار کا حق:

اسلام میں عورت کو اپنے ذرائع
معاش کے ذریعے کاروبار کرنے کی بھی چھوٹ دی
گئی ہے۔ اس کی واضح مثال ہمارے سامنے ہماری
ماں حضرت خدیجہ رض ہیں۔ جو قبل از اسلام
بھی اور بعد از اسلام بھی کاروبار کرتی تھیں۔ جبکہ
آج کے دور میں مغربی دنیا اور مشرقی دنیا
دونوں جگہ عورتوں کو کاروبار کے مواقع ملے ہیں۔

Date:

ہی کم میسر ہیں جس کی وجہ سے وہ مردوں پر انحصار کرنے پر مجبور ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ مختلف قسم کے تشدد کا شکار بھی ہوتی رہتی ہیں ۔

انصاف کا حق:

اسلام کا یہ بنیادی شرف ہے کہ اس میں تمام انسانیت برابر ہے اور کوئی بھی کسی سے بہتر نہیں سوائے وہ جو تقوی میں برابر ہے ۔ یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی (القرآن) ۔ اسی طرح اسلام مردوں کے شانہ بشانہ عورتوں کو انصاف کا حق دیتا ہے ۔ جیسا کہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے ۔

یامر بالعدل والاحسان (القرآن)

شادی کا حق:

اسلام میں اس بات کی سختی سے ممانیت ہے کہ لڑکی / عورت کی شادی اس کی مرضی کے بغیر کی جائے کیونکہ اسلام عورت کو مرد کے مکمل تصور کرتا اور حق ادا کرتا ہے تو اسلام اس معاملے میں بھی عورت کو جس نے ساری زندگی گزارنی ہوتی ہے اس بات کی اجازت دیتا کہ وہ اپنے لیے اپنا جیون ساتھی اپنی مرضی سے شریعت کی حدود میں رہتے چن سکتی ہے ۔

Scanned with CamScanner

Date: ____________

نیز اسلام عورت کو

ملازمت کا حق

دفاعی کاموں میں حصہ لینے کا حق

محنت کے شعبہ میں کام کرنے کا حق

ملکی سلامتی کے اداروں میں کام کرنے کا حق

ہر اس طرح کے حق ادا کرتا ہے، جس کی ایک مرد کو اسلام میں اجازت دی گئی ہے۔ چونکہ زمانے کے تقاضے وقت کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں، اس لئے اس جدید دور میں عورتوں کے حقوق اور فرائض کو واضح کرنے کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

حاصل کلام:

جدید یا موجودہ تحریکوں میں مانگے جانے والے حقوق، جو کہ اسلام عورتوں کو آج سے چودہ سو سال پہلے دے چکا تھا، آج کی مغربی عورت کو اس کا تقاضا کرنا پڑ رہا ہے اور مختلف مشکلات کا سامنا ہے۔ اسلام بطور دین تمام انسانوں کو برابر سمجھتے ہوئے اپنے اول دنوں میں ہی عورتوں کو ان کے حقوق بتلا اور منوا چکا تھا۔